© rasailojaraid.com

تعارف وتبصرہ

اکلوتا فرزند ذبیح- اسحاقؑ یا اسماعیلؑ؟ عبدالستار غوری

ناشر: المورد، 51-k، ماڈل ٹاؤن، لاہور، ۲۰۰۹ء، صفحات: ۳۲۳، قیمت -/۳۳۰ روپے

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دو بیٹوں حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ میں سے کس کو اللہ کی راہ میں قربان کرنا چاہا تھا؟ اس پر صدیوں سے معرکہ آرا بحثیں ہوتی رہی ہیں۔ یہود ونصاریٰ کا اصرار ہے کہ وہ فرزندِ ابراہیم حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں۔ مسلمانوں میں سے بھی بعض اہل علم اس کے قائل رہے ہیں، لیکن جمہور امت کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ شرف حضرت ابراہیم کے بڑے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو، جو اپنے چھوٹے بھائی حضرت اسحاقؑ کی پیدائش سے قبل تک اکلوتے بھی تھے، حاصل ہوا تھا۔ بائبل میں فرزند ذبیح کے اکلوتے ہونے کی بھی صراحت ہے اور اس کا نام 'اسحاق' بھی درج ہے، جو کھلا ہوا تضاد ہے۔ صاف محسوس ہوتا ہے کہ یہود نے حسب عادت اپنی مذہبی کتاب میں تحریف سے کام لیا ہے اور بنی اسماعیل کو، جن سے ان کی منافست اور چشمک رہتی تھی، اس شرف سے محروم کرنے کے لیے لفظ اسماعیل نکال کر اس کی جگہ اسحاق رکھ دیا ہے۔

اس موضوع پر متقدمین میں امام ابن تیمیہؒ نے اچھی بحث کی ہے۔ اور ماضی قریب میں مولانا حمیدالدین فراہی نے ایک مستقل رسالہ '**الرأی الصحیح فیمن هو الذبیح**؟' تصنیف کیا ہے، جس میں بائبل اور قرآن سے، حضرت اسماعیلؑ کے ذبیح ہونے کی تیرہ تیرہ دلیلیں دی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب میں اس بحث و تحقیق کو آگے بڑھایا گیا ہے اور بائبل کے مختلف حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ذبیح حقیقت میں اسحاقؑ نہیں، بلکہ حضرت اسماعیلؑ تھے۔ کتاب گیارہ ابواب اور چار ضمیموں پر مشتمل ہے، اس میں اکلوتے بیٹے، پہلوٹھے بیٹے، بیر سبع (زم زم) موریاہ (مروہ/ مقام قربانی)، مکہ/ بکہ اور حضرت ہاجرہ کے کنیز یا شہزادی ہونے کے حوالے سے خصوصی طور پر بحث کی گئی ہے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بائبل اور دیگر مستند حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہود کا دعویٰ صحیح نہیں ہے۔ یہ کتاب اصلاً چند سال قبل انگریزی میں شائع ہوئی تھی، اسے علمی حلقوں میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔ چنانچہ اب اس کا اردو ترجمہ شائع کیا گیا ہے، جو مصنف کے صاحب زادے احسان الرحمٰن غوری اور جناب عثمان سبحان غوری کی کوششوں کا نتیجہ ہے اور مصنف نے بھی اس پر نظر ثانی کی ہے۔ یہ ترجمہ بھی اصل کی طرح معیاری اور مفید ہے۔ اس کے جملہ مباحث وہی ہیں جو اصل انگریزی کتاب میں تھے، البتہ ایک ضمیمہ جو 'متن بائبل میں تحریف کی چند صورتیں' کے عنوان سے تھا، اسے اردو ایڈیشن میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ غالباً مصنف اس کو الگ کتاب کی صورت میں شائع کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بجائے 'یروشلم کی مختصر تاریخ' کے عنوان سے ایک ضمیمے کا اضافہ کردیا گیا ہے۔

یہ کتاب اپنے موضوع پر کافی وشافی ہے اور یہود کی مغالطہ آمیزیوں کو بہت اچھی طرح طشت ازبام کرتی ہے۔ اس اہم علمی خدمت پر مصنف اور مترجمین مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (اس کتاب کے انگریزی ایڈیشن پر تحقیقات اسلامی (جولائی-ستمبر ۲۰۰۵ء) میں تبصرہ شائع ہوا تھا۔) (محمد جرجیس کریمی)

حدیث اور اس کے اصول وضوابط — مولانا عبدالخالق ندوی

ناشر: حاجی فیصل رحمٰن صدیقی، بینک کالونی، سول لائن، رام پور (یوپی)، ۲۰۱۰ء، ص: ۲۶۴، قیمت -/۱۲۰ روپے

شریعت اسلامیہ کا دوسرا بنیادی ماخذ حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں لوگ براہ راست آپؐ سے استفادہ کرتے تھے، مگر آپؐ کے انتقال کے بعد آپؐ کے اقوال وافعال اور تقاریر (جنھیں احادیث کہا جاتا ہے) دو طریقوں سے امت میں منتقل ہوئیں۔ اولین مرحلے میں ان کا بڑا ذخیرہ زبانی روایت کے ذریعہ منتقل ہوا، پھر کتب میں ان کی تدوین ہوئی۔ احادیث روایت کرنے والے مختلف ذہنی سطح کے لوگ تھے۔ ان کے حافظہ اور فہم کے درجات متفاوت تھے۔ اس کے علاوہ زمان ومکان کے بُعد کی وجہ سے

© rasailojaraid.com